رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۰

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۳۶

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۱ پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر "	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر	ار	ہدایت المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورکھی قاعدہ	۲ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	۱ر	دین اسلام اور اسکی تردید از روے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۱ پائی	الکفارہ	۰ر	سمپردائے	۲رو۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۱ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
" سوال وجواب رومن اُردو	۱ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	تحقیق بائبل	۴ر
" سوال وجواب گورکھی	۱ پائی	اثمار شیریں	۳ر	طالبان حق	۵ر
شبد غزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	تواریخ بائبل	عہ
شبد غزلیں گورکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوالات متی کی انجیل پر گورکھی	ار	کشف القرآن	ار	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول

من تصنیف ایڈورڈلے آئمینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۰۲ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھانے کے لئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی

من تصنیف قاضی میر محمد۔ کوٹھی مفارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب ہے جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس

من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۱۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ٹگسین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ بابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۸ر اور ۱۲ر۔ یہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہو +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۲ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدونکی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ

صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو ۶ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداراں

یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ بھگتیل سنگھ نمبر ۲۔ ۱۔ اسبادی ٹوکری۔ ۳۔ سدیپک جیون ۴۔ پھڑکی۔ ۵۔ میں رہ ابھروا ہاں۔ ۶۔ ایک گتی وی کتھا۔ ۷۔ ذات ورن۔ ۸۔ سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر +	شعاع نور حصہ اوّل و دوم	۵ر
رابنسن کروسو	۱۲ر +	طیطس رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر +	تحقیق الاسلام حصہ اوّل	۴ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر +	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲ر
روح سے معمور زندگی	۴ر +	القاب مسیح	
طریق دعا	۴ر +	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے +	

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر +

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ ۔ ۴ر +



نور افشان

لودیانہ - جمعہ ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

بغداد ریلوے کی بابت جو فرانس اور جرمن کے درمیان بات چیت ہورہی ہے - وہ غالباً بہت جلد ختم ہونیوالی ہے - روس اور برطانیہ بھی اس گفتگو سے بخوبی آگاہ ہیں -

برطانیہ عنقریب انگک ایک ریلوے لائن بنانے کی بابت تمام سود ترک کر دینے میں ایک معاہدہ کرنے والی ہے - اور کریڈیٹو تج بنک تمام حصّے عثمان بنک کے خریدیگا - اس طرح جرمنی کو بلا کسی بیرونی دباؤ کے کام کرنے کا حق حاصل ہے -

کراچی پورٹ ٹرسٹ ۱۹ ستمبر کو ۲۰ لاکھ روپیہ قرض لینے والی ہے -

مسقط میں افواہیں اُڑ رہی ہیں کہ امام اور باغی عربی فرقے بہت جلد از سر نو مخالفت کرنیوالے ہیں -

شملہ کی نمائش سنگاں ۱۸ ستمبر بروز سنیچر ریونسوڈ میں ہوگی اُمید کی جاتی ہے کہ یہ نمائش بہت عمدہ ہوگی - کیونکہ شمالی ہندوستان میں سے بہتوں کے نام آرہے ہیں - انعامات بروز سنیچر شام کے ۵ بجے لیڈی ہارڈنگ صاحبہ عطا کرینگے -

گزشتہ ہفتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب شمال مغربی سرحدی صوبہ سندھ اور گجرات کے قریباً ہر جگہ خاصی بارش ہوگئی ہے - بارش کشمیر میں بھی ہوگئی ہے - اور صوبجات متحدہ میں بھی بارش ہوگئی ہے - جہاں بارش کی سخت ضرورت تھی - اور ہندوستان میں قریباً سب جگہ بارش ہوگئی ہے -

بڑے بڑے شہروں میں بارش کی مقدار حسب ذیل ہے راولپنڈی ۵ انچ - بیج ۴ انچ مری ۳½ انچ لودیانہ ۲¾ انچ - لاہور قریباً ۲½ انچ - اس لئے گرمی قدرے کم ہوگئی ہے

پنجاب کے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے گزشتہ سال لوگوں کو بہت ہی فائدہ پہونچایا ہے - جیساکہ ظاہر ہے کہ ان میں بہت سے اپریشن ہوتے ہیں - اور اگرچہ ان میں اموات زیادہ ہوئی ہیں توبھی ان کا اثر ان کے مفید مطلب ہونے پر بالکل نہیں پڑتا

فرانس میں زنانہ تیر اکی دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے غالباً یہ دستور امریکہ سے آیا ہے - جہاں عورتیں عام طور پر اس فن میں مشتاق ہیں -

بنگال بنک میں ہتی کاٹا کا نرخ ۴ سے ۵ فیصدی بڑھ گیا

کلکتہ کی میونسپل کمیٹی نے جو ۴ فیصدی پر ۲۰ لاکھ روپیہ قرض لینا ہے - اُس پر گورنمنٹ انڈیا نے صاد کردیا ہے -

آنیوالے موسم سرما میں دہلی میں جو پہلی امپیریل لیجسلیٹو کونسل منعقد ہوگی وہ ۷ رجنوری کو فراہم ہوگی -

جاپان میں ایک بحری ہوائی طوفان کے سبب سے صرف ٹوکیو ہی میں بیسیوں آدمی ہلاک ہوگئے - اور ۵ ہزار گھر گرگئے - ستر ۷ بچے کومگاٹ کے پہاڑ پر چڑھتے ہوئے گم ہوگئے ریلوے اور فصل کو سخت نقصان پہونچا -

چین کے وائس پریذیڈنٹ لی یون ہنگ نے ریوٹر کے ایک ایجنٹ سے اثنا ملاقات میں کہا کہ بغاوت کا نتیجہ ہمارے اختیار کو مضبوط کرنے اور جان و مال کی حفاظت میں بہت ہی مفید ہوگا -

سندھ ملک میں بڑا بھاری سیلاب آیا - جس سے ریل کی سڑک تار کے پانچ ستونوں کے درمیان بالکل بہگئی - اور دیگر مقامات میں ریلوے ایسی خراب ہوگئی ہیں کہ ٹرالی بھی نہیں چلسکتی -

اس ریلوے لائن پر جو ملتان سے سبی کو جاتی ہے بہت دور تک ریلوے لائن شکست ہوجانے کے سبب سے بلوچستان ۴ دن تک گویا علیحدہ ہوگیا تھا اور کوئٹہ تک بھی ڈاک کا جانا محال ہوگیا تھا چمن اور کوئٹہ سے جو بیس سے زیادہ ریلگاڑیاں میوجات کی بھری ہوئی روانہ ہوئی تھیں وہ واپس کردی گئیں اور اب کوئٹہ کے بازار میں میوہ فروشوں کو بہت گھاٹا پڑا - کئی ایک پل بالکل بہ گئے - اور اس طرح کوئٹہ کو جانے والے مسافر بہت میں خشکی پر پڑے ہوئے ہیں -

لاہور ڈویژنل آرڈرس میں اعلان دیا گیا ہے کہ جن افسروں نے چین جانے کی درخواستیں کی ہیں وہ ابھی منظور نہیں ہوسکتیں

سیالکوٹ میں ہیضہ کا زور ہے بہت سی اموات ہوچکی ہیں اور ہورہی ہیں -

تار برقیات

۲۷ اگست لندن۔ شہر ڈبلن کی نمائش اسپان میں جانوروں کو بڑی مشکل پڑ رہی ہے۔ کیونکہ وہاں کے ٹریموے والوں نے ہڑتال مچاری ہے۔

بعد کی خبر کہ سرکاری دفاتر میں بھی سٹرائیک تاحال جاری ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نئی آبادی کا دفتر تو محض لیمپوں اور چراغوں ہی کی روشنی پر منحصر ہے۔

۲۸ اگست لندن ڈبلن کی ٹریموے اب جاری ہو گئی ہیں کیونکہ کمپنی کو آدمی مل گئے ہیں۔ جو ہڑتالیوں کے بجائے کام کر رہے ہیں۔

۲۷ اگست سنگاپور یہاں کے گورنر سر آرتھر ینگ نے ایک نیا بندرگاہ کا جہاں جہازوں کی مرمت ہو افتتاح کیا ہے اس بندرگاہ کا نام کنگس ڈاک یعنی شاہی بندرگاہ ہے۔ یہ سویز کے مشرق میں سب سے بڑا بندرگاہ ہے۔ اور یہاں [illegible] جہاز ٹھہرا کرینگے۔

۲۷ اگست لندن۔ یوسٹر یونینسٹ کونسل نے سرکاری طور پر ایک اعلان دیدیا ہے۔ جس میں یوسٹر والنٹیروں کی فوج کے لیے ایک مشورتی بورڈ کی قائمی اور ممبری میں شریک ہونے کے بارے میں مفصل باتیں درج ہیں۔ اور اس اعلان میں سر ایڈورڈ کارسن کی اپیل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو سب لوگوں سے کی گئی ہے۔ کہ وہ اس میں شریک ہوں کل جائیداد جس کو باغیوں سے نقصان پہنچے۔ اس کا بلسٹر میں ۱۳۰۰۰۰۰ پونڈ کا بیمہ ہو گیا ہے۔

۲۷ اگست لندن۔ بل فیلڈ کے آہنی کارخانہ میں ایک بوائیلر کے پھٹ جانے سے چار آدمی مر گئے اور سولہ زخمی ہوئے۔

۲۷ اگست واشنگٹن۔ پریذیڈنٹ ولسن نے میکسیکو کے بارے میں کانگرس کے سامنے ایک پیغام پڑھا۔ اس میں انہوں نے زور دیا کہ ابھی اور انتظار کرنا چاہیے۔ اور کہا کہ متواتر دباؤ اور اخلاقی زور بہت جلد فتحمند ہونگے۔ جھگڑوں میں بالکل بے طرفدار رہے اور کچھ دخل نہ دے۔ اور کوئی ہتھیار یا سامان جنگ میکسیکو میں جانے نہ دے۔

۲۷ اگست لندن۔ سمجھ معلوم نہیں کہ بلغاریہ اور یونان اپنے ترکی اسیروں کی جن میں سے بلغاریوں کے پاس ۴۰۰۰ ہم اور یونانیوں کے پاس ۴۰۰۰ اسیران ہیں رہا کر دیگے یا نہیں۔ ٹرکی گملجینیا پر قبضہ رکھنے سے انکاری ہے۔ جس کی بابت آگھینے میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ مقام یونانیوں نے بلغاریوں کو دے دیا ہے۔

۲۸ اگست قسطنطنیہ۔ ٹرکی سرکار سرحد کے سوال کے بارے میں بلغاریہ اور دول کی تجاویز پر بہت جلد عملدرآمد کرنے والی ہے۔ پورٹ ایڈریانوپل اور کرک کلیسہ پر قابض رہنے کی بابت مصر ہوگا۔ مگر دیگر رعائتیں دینے پر مستعد ہوگا۔ جو غالباً مقبول بھی ہو جائینگی۔

۲۸ اگست نیروبی۔ افریقہ کا گورنر مہلک طور پر بیمار ہے۔ اُس کا چیف سکرٹری اُس کے بجائے کام کر رہا ہے۔

۲۸ اگست لندن شنگھائی کا ایک تار مظہر ہے کہ ہنگ چانگ میں تبتی لوگوں نے از سر نو شورش برپا کر دی ہے۔ اور سرحد پر مخالفت از سر نو جاری ہو گئی ہے۔

۲۸ اگست ڈیون پورٹ۔ جاپانیوں کا ایک جنگی جہاز کونگو مغرب سمیعہ کی جانب آج صبح روانہ ہو گیا ہے۔

۲۸ اگست شنگھائی نانکنگ سے ۲۶ کی خبر ہے کہ گزشتہ رات شہر پر برابر گولہ باری ہوتی رہی۔ گورنمنٹ کی فوج نے تین دروازوں پر حملہ کیا مگر پسپا ہو گئی۔ مشرق بعید میں جو جرمن گورنر سکواڈرن ہے وہ خبر دیتا ہے کہ باغیوں نے جو دو ہوکے بندرگاہوں میں سے ایک پر قابض ہیں ایک توپ اور کئی ایک بندوقیں چلائیں اسکا جواب گورنر اسکواڈرن نے دیا جس سے قلعہ کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔

کلیسیائی خبریں

آرتھنگٹن وصیت نامہ سے جس قدر روپیہ ایل۔ ایم ایس (لنڈن مشنری سوسائٹی) کو ملا ہے۔ اس کی پوری رقم ۳۳۰۰۰۰ پونڈ یا ۴۹½ لاکھ روپیہ ہے۔

اُن متفرق اشارات میں سے جو ڈاکٹر باٹ صاحب نے بیان کیے ہیں ذیل کے مقولات سب کے لئے ہیں: "ملکا کام کرو مشنوں کا زیادہ خیال رکھو اور ایک دوسرے کو پیار کرو۔"

سیلون کی بپٹسٹ مشن نے اپنی صد سالہ یادگار منانے کے لئے ایک ہزار پونڈ جمع کر لیا ہے۔

مکتی فوج کے جنرل برامویل بوتھ صاحب اپنے والد کی طرح بڑے ہی کارکن اور سرگرم کام کرنے والے ہیں۔ اُنہوں نے ڈنمارک۔ سویڈن اور فنلینڈ کے باشندوں سے یہ وعدہ کروالیا ہے کہ ہم ہندوستان۔ کوریا۔ جاپان۔ ایسٹ انڈیز۔ اور افریقہ کے لئے ایک سو اور کارندے بھیجینگے۔ جنرل صاحب موصوف اُمید کرتے ہیں کہ آئندہ پانچ سالوں کے عرصہ میں براعظم یورپ کے مختلف ممالک میں سے ۸۰۰ افسر مکتی فوج کے لئے بھیجیں۔ مرحبا۔ جزاک اللہ فی الدارین خیراً۔

برطانیہ عظمیٰ میں ریسنگ سٹیبلس مشن کے نام دس سال سے ایک مشن قائم ہے۔ جس کا کام برطانیہ عظمیٰ اور دیگر ممالک میں گھوڑ دوڑ کے اصطبلوں کے رکھوں تک اور اُن کی زندگیوں میں خدا کا کلام پہونچا دینا ہے۔ اس سوسائٹی کا سالانہ خرچ قریب ۷۰۰ پونڈ کے ہے۔

چین کے اندر اعلیٰ درجے کے لوگوں میں مسیحی مذہب بڑا بھاری اثر کر رہا ہے۔ اور امید قوی ہے کہ خاطر خواہ کامیابی ہوگی۔



ایڈیٹوریل نوٹس

مقدس زندگی

لفظ مقدس کے معنی ہے پاک یا پوتر اخلاقاً مگر جب اس معنی کے علاوہ تخصیص کے معنی بھی آتا ہے۔ تو اس سے مراد ہوتی ہے کسی شے یا شخص کو ہر طرح کی غلاظت اور آلودگی سے صاف اور پاک کرکے عام استعمال سے علیحدہ کرنا اور خدا کی خدمت کے لئے مخصوص کرنا۔ اسی طرح جب مسیحیوں کی زندگی مقدس کہلاتی ہے۔ تو اس سے یہ مقصود ہوتا ہے۔ کہ مسیحی اشخاص جو مسیح کے کفارہ کے ذریعہ سے اپنے گناہ اور اس کے جرم و سزا سے بری کر دئے گئے ہیں۔ روح القدس کی پاک کنندہ تاثیر سے متاثر ہو کر اب دنیا سے چن اور علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ خدا کے لئے پاک اور مقدس زندگی بسر کرے۔ خدا فرماتا ہے "پاک ہو کیونکہ میں پاک ہوں" مسیحی شخص جب تک اس دنیا میں ہے۔ وہ اس خطرہ میں رہتا ہے۔ کہ کہیں شیطان کے پھندوں میں پھنس کر روحانی ہلاکت کا گروہ نہ ہو جائے۔ اس لئے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے صعود آسمانی سے قبل وعدہ کیا تھا کہ روح القدس کو باپ کی طرف سے تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور ہماری پاکیزگی کے لئے اپنا کلام دیا اور باپ سے درخواست کی کہ اُس شریر سے ان کی حفاظت کر جس طرح میں دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں اُنہیں سچائی کے وسیلے سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے۔" (یوحنا ۱۷: ۱۵ سے ۱۷) چنانچہ جب پنتیکوست کا دن آیا تو جب وعدہ روح القدس ان پر نازل ہوا۔ اسی طرح جب مسیحی سچے دل سے ایک من ہو کر دعا کرتا ہے۔ تو وہ روح القدس آتا ہے اور اس کو ساری ناراستی سے پاک کرتا۔ اور اس کی تاثیر سے مسیحی کی زندگی پاک اور مخصوص ہو جاتی ہے۔ جب پنتیکوست کے دن پطرس کی منادی سے پانچ ہزار مرد مسیحی ہونے کے لئے تیار ہو گئے تھے تو انہوں نے پطرس سے پوچھا کہ ہم کیا کریں؟ تو اس نے انہیں جواب دیا تھا کہ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم روح القدس انعام میں پاؤ گے۔ یہاں مقدس زندگی کے لئے توبہ اور ایمان کی پہلے ضرورت بتائی گئی اور پھر روح القدس کا انعام سامنے رکھا گیا۔ مسیحی زندگی کے لئے یہ دونوں باتیں لازم ملزوم ہیں۔ پاکیزہ یا مقدس یا مخصوص زندگی روح القدس کے انعام سے پیدا ہوتی ہے۔ اور روح القدس کا انعام بغیر توبہ اور ایمان کے جو بپتسمہ کے وقت اور وسیلے سے ظاہر ہوتے ہیں نہیں ملتا۔ جب روح القدس ملتا ہے تب ہی خدا مسیحی کو پاک کرتا ہے۔ روح القدس اور خدا کا کام ایک ہی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک کرے۔ اور تمہاری روح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں تمہارا بلانے والا سچا ہے۔ وہ ایسا ہی کریگا۔" (۱ تھسلنیقی ۵: ۲۳ و ۲۴) اور تب ہی مسیحی لوگ بے عیب اور بھولے ہو کر ٹیڑھے اور کجرو لوگوں میں خدا کے بے نقص فرزند بنے رہ سکتے ہیں (فلپی ۲: ۱۵)

اس مقدس زندگی کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے بغیر مسیحی نہ تو ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکتا ہے نہ مسیح کی خدمت کر سکتا ہے اور نہ ہی خدا کا جلال ظاہر کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی غیر مسیحیوں کو مسیح پاس لا سکتا ہے۔ مقدس زندگی میں روحانی خوشی اور اطمینان کا راز مخفی ہے۔ اسی قسم کی زندگی سے خدا کی قربت اور اُس کا دیدار حاصل ہو سکتا ہے۔ مقدس زندگی کے بغیر مسیحی کا سب کچھ بے فائدہ ہے۔

مکتی فوج کی ایک عورت کپتان کی فتح

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک چور نے جنرل ابراہیم بوتھ کی دختر نیک اختر کپتان میری بوتھ کے گھر میں ایک شب ۲ بجے کے قریب نقب لگائی اور اندر گھس گیا۔ مس صاحبہ نے اُس کو دیکھ لیا۔ اور پولیس بلانے کی بجائے اُنہوں نے اُس سے بڑی خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے گفتگو کی۔ چور نے اثنائے گفتگو میں کہا کہ میں نے بھوک کے مارے ایسا کام کیا ہے۔ یہ سنتے ہی اس خجستہ خصال اور پارسا عورت نے فوراً باورچی خانے کا رخ کیا اور اچھے اچھے کھانے لاکر اس کے سامنے رکھ دئیے جب تک وہ کھانا کھاتا رہا تب تک مس صاحبہ موصوفہ اُس سے بات چیت کرتی رہی۔ جب وہ کھانا کھا چکا تو مس صاحبہ نے خود بھی گھٹنے ٹیک دئیے اور دعا کے لئے اُس کو بھی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا۔ دعا کے بعد اُس چور نے وعدہ کیا کہ اب سے میں آئندہ کو اچھی زندگی بسر کرونگا۔ اور چوری کبھی نہ کرونگا۔

آفرین ہے اس روحانی جنگ اور فتح پر۔ یہ ہے مسیحی تعلیم کا عملی نمونہ۔ اس کپتان نے کیسی جنگ اور عظیم الشان فتح کی۔ کیا اب وہ اُن مس صاحبہ کے گھر میں یا کسی اور جگہ نقب لگا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مس صاحبہ نے تو اُس کے ساتھ یہ سلوک کرکے اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگا دیا۔ اور اس آیت پر مس صاحبہ نے عمل کرکے دکھایا "اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُس کو کھانا کھلا۔ اگر پیاسا ہے تو اُسے پانی پلا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تو اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگائیگا۔ بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعہ سے بدی پر غالب آؤ" (رومی ۱۲: ۲۰ و ۲۱)

مسیح مقدس اور بے عیب ہے

مسیح ہی وہ شخص ہے جو اس کرہ زمین پر ہو گزرا ہے جو مطلقاً بے داغ۔ مطلقاً بے گناہ۔ مطلقاً پاک اور مقدس ہے۔ اور نہ صرف بصورت نفی بلکہ بصورت مثبت حق ہے۔ مسیح جس کو ہم خدا جانتے اور مانتے ہیں خدا کے اعلیٰ ترین اخلاقی تصور کے بالکل لائق اور مناسب ہے۔ یہ وہ حد ہے جہاں تک ہم اُس کی بابت خیال کر سکتے ہیں۔ اور جو اُس کی کامل اخلاقی ذات

وہ ہمارے فہم سے بالکل باہر ہے۔ خدا کی اخلاق قدر اور منزلت کا وہ نمونہ اور معراج ہے۔ وہ ہماری ضمیروں پر ایسا ہی اثر رکھتا ہے جیسے کہ خدا رکھتا ہے۔ تو بھی ہم اس کی اس اعلیٰ صفت کا بیان اپنی زبان سے ہرگز نہیں کر سکتے۔ مگر انجیل سے ہم اس کا بڑی عمدگی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ لوگ نیک نیتی سے از اول تا آخر اس کا مطالعہ کریں۔ اور سچے دل سے اپنے آپ سے یہ سوال پوچھیں۔ کیا یہ حقیقی معراج نہیں ہے؟ کیا یہ نیکی کا وہ اخلاقی رویا یا مکاشفہ نہیں جس کی مجھے ضرورت ہے؟ تب اس مطالعہ کا طبعی نتیجہ یہ ہوگا کہ مسیح کا وہ قول مطالعہ کنندہ کو حق معلوم ہوگا جو اُس نے فرمایا کہ "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی بغیر میرے وسیلے باپ پاس آ نہیں سکتا۔ میں اور باپ ایک ہیں"۔

خوشی اور غیرت

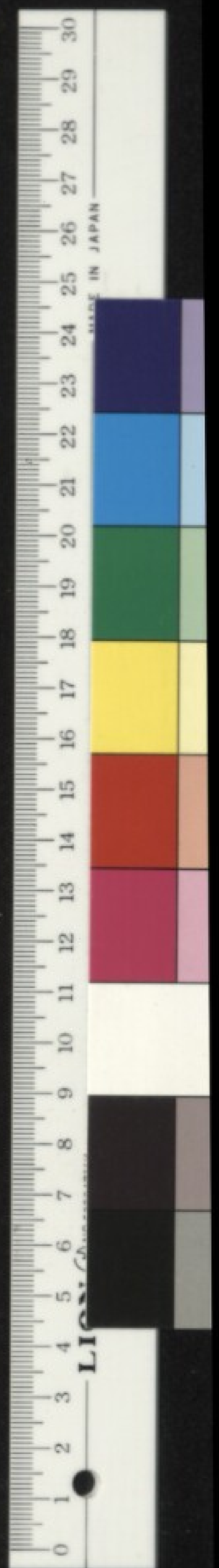
جو لوگ دانا اور خیر اندیش اور بھلائی کی خاطر دوسروں کو نیک مشورہ دیا کرتے ہیں وہ چھوٹی چھوٹی اور عام باتوں کو بڑی اہمیت سے دیکھتے ہیں۔ اور اُن میں وہ فوائد اور خوبیاں اُن کو نظر آتی ہیں۔ جو عوام کی نگاہوں سے اکثر پوشیدہ ہوتی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مضبوط اور پختہ ایمان نہایت ہی عمیق اور دور بین نگاہی اور زیرکی اور نہایت ہی درجہ کی سنجیدگی اور اطمینان ہوتا ہے۔ اور اسی لئے جس کام کو وہ کرتے ہیں یا جس چیز کو وہ دیکھتے ہیں اُس کو وہ ہلکا اور عام نہیں سمجھتے۔ اسی لئے وہ چھوٹی چھوٹی اور عام چیزوں اور کاموں کے لئے غیرتمند ہوتے اور اُن سے خوشی حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم کو بھی لازم ہے کہ ان اوصاف حسنہ اور نیک خوبیوں سے ملبس ہوں اور ہمارے خیالات اور ذہن نہایت ہی پاکیزہ اور روشن ہوں۔ ہماری نیت بالکل نیک اور خیر اندیش ہو۔ تب ہم ہر ایک نیک کام کے لئے غیرتمند اور مستعد اور اُس سے خوش ہونگے۔ ہم چھوٹے سے چھوٹے اور ہلکے سے ہلکے نیک کام میں جو خواہ کوئی کرتا ہو یا ہم خود کریں خوشی اور سرور حاصل کرینگے۔ اسی طرح ہم اپنی زندگی کے لئے غیرتمند ہو سکتے ہیں۔ اور اُس سے خوشی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا وند مسیح میں غیرت اور خوشی دونوں اعلیٰ اور مکمل پیمانہ میں موجود تھی۔ اس کو خدا کی بات اور عدہ غیرت اور اُس کی مرضی بجا لانے میں از حد خوشی ہوا کرتی تھی۔ یہ اسلئے تھا کہ مسیح کا ذہن نہایت منور اور پاکیزہ تھا۔ اس کی نیت ہمیشہ نیک اور خیر اندیش تھی۔ اور اُس کے کام ہمیشہ احسن اور فیض رساں اور پُر تاثیر اور پسندیدہ خدا اور انسان ہوتے تھے۔ اسی لئے ہر اچھی بات میں خوش ہوتا تھا۔ دنیا کی ہلکی سے ہلکی چیزیں اُس کو شان الٰہی اور خدا کی پروردگاری عامہ نظر آیا کرتی تھی۔ ایک دفعہ مسیح نے ہوا کے پرندوں اور جنگلی سوسن کے درختوں اور میدان کے گھاس کو بڑی عمیق نظر سے دیکھا۔ اور اُس سے اپنے شاگردوں کو آسمانی باپ پر بھروسہ اور یقین رکھنا سکھایا۔ یہ سب اُس کی غیرت کا اظہار تھے جو خدا کی پروردگاری اور انسان کی اس پر بے اعتباری سے مسیح میں پیدا ہوئی تھی۔ اسی طرح مسیحیوں کو بھی لازم ہے۔ کہ اپنی کچی زندگی میں غیرت اور خوشی سے پر ہو۔ اور ہر چھوٹی سی چھوٹی چیز کو ہر ہلکے سے ہلکے نیک کام کو اور ہر ادنےٰ سے ادنےٰ مسیحی شخص کو اور ہر قوم اور ملت اور گروہ کے ادنےٰ لوگوں کو بڑی اہمیت سے دیکھے اور سب سے نیکی اور سخاوت سے پیش آئے خصوصاً اُن سے جو ایمان کے گھر کے ہیں۔ یہ کام بغیر غیرت کے نہیں ہوتے اور بغیر غیرت کے حقیقی خوشی بھی نہیں ہوتی۔

دوستی اور ذاتی قربانی

دوستی اور ذاتی قربانی دوش بدوش یا لازم ملزوم ہیں۔ جو شخص جس کا سچا دوست ہے وہ اُس کے لئے اپنا آپ قربان کر دینے کے لئے تیار رہتا ہو اور موقعہ پر اپنی جان نثاری سے کبھی نہیں ٹلتا۔ دوستوں سے کبھی اس امر کے طالبگار نہ ہونا چاہئے کہ وہ ہمارے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ یا یہ کہ وہ ہمارے ساتھ بھلائی کریں ہمیں اچھا سمجھیں اور ہماری عزت کریں۔ مگر ہمیشہ اس بات کی فکر اور سعی میں رہیں کہ ہم اُن سے کیا اچھا سلوک کر سکتے ہیں؟ لازم ہے کہ ہم بادشاہوں کی طرح دینے والے ہوں نہ کہ فقیروں کی طرح لینے والے کیونکہ دینا لینے سے بہتر ہے۔ ہم کو واجب ہے کہ ہم دوسروں کی مدد کریں نہ کہ دوسروں سے امداد حاصل کرنے کے اُمیدوار اور آرزومند ہوں۔ اور مسیح کی طرح دوسروں کو بچانے والے بنیں ایک فرانسیسی مصنف کا قول ہے کہ محبت کرنا رنج کا اُمیدوار ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ محبت میں دکھ ہے۔ قانون قدرت ہم کو یہی سکھاتا ہے۔ انسان میں والدین کو دیکھو۔ حیوانات میں والدات کو دیکھو۔ وطن میں حب الوطنان کی طرف غور کرو۔ جنگی افواج اور ملک کا ملاحظہ کرو جو ملک اور بادشاہ کی خاطر اپنی جانیں گنوا دیتے ہیں۔ اور سب سے بڑا نمونہ مسیح ہے۔ جو بے نمود رجہ کا محب ہے۔ چونکہ وہ ذاتی قربانی کا اُمیدوار تھا۔ اسلئے دردناک اور رنج کا آشنا تھا۔ اُس نے اپنے دوستوں کے لئے نہیں بلکہ اپنے دشمنوں کے لئے جان دی۔ جو دوست کے لئے جان دینے سے کہیں اعلےٰ اور معزز اور قابل تعریف و تقلید ہے لیکی صاحب اپنی کتاب ہسٹری آف یوروپین مارلس میں کہتے ہیں کہ تمام حقیقی طور پر اعلےٰ اخلاقی فضیلت کی پہلی تحریک اصل ذاتی قربانی اور خود انکاری کی سپرٹ ہے"۔ ذاتی قربانی سے بڑھکر کوئی ایسا وسیلہ نہیں ہے جس سے دنیا اور خدا دونوں مفتوح ہو سکیں۔

دیانندیوں کے جلسوں میں رامائن اور مہابھارت کی کتھائیں

انکا سمہ ہانت تر یہ ہے کہ وید کا پڑھنا پڑھانا اعلیٰ کام پرم دھرم ہو مگر اب اُن کو تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے کہ ویدوں میں کچھ نہیں ہے جس سے کوئی دنیاوی یا اخلاقی یا روحانی فائدہ حاصل کیا جا سکے ۲۰ سال کے تجربے نے ہمارے دیانندی بھائیوں کو اس نتیجہ پر پہنچا دیا ہے اور ہماری رائے میں بھی ویدوں کی بجائے انکی کتھائیں سننی زیادہ مفید ہیں کیونکہ اگرچہ ان میں بہت تاریخی سبق آموز قصے اور واقعات نہیں ہیں بلکہ محض خیالی افسانے اور قصے کہانیاں ہیں تو بھی نہ ہونے سے بہتر ہیں ویدوں کی نسبت ان میں سے زیادہ نصیحتیں اور عبرتیں مل سکتی ہیں۔ یہ حالات کو دیکھکر دیانندی بھائیوں کی مایوسی اس امر سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ انکے پاس کوئی تسلی بخش اور فیض رساں اور نجات کا پیغام





عظیم الشان ترکہ

مسٹر ولیم وھٹنگ بورڈن صاحب مرحوم جن کے نام نامی سے شاید ہمارے ہندوستانی مسیحی برادران بہت ہی کم واقف ہونگے۔ ہمارے لئے فیاضی کا جوانہوں نے مسیح کیخاطر کی ایک عمدہ اور قابل تقلید نمونہ چھوڑ گئے ہیں۔ آپ امریکہ کے ایک نوجوان کروڑپتی تھے۔ اور اُنھوں نے چین میں مشنری کام میں اپنی ساری عمر صرف کرڈالی اور گزشتہ ماہ مارچ میں مصر میں فوت ہوگئے ہیں۔ اپنی ساری جائیداد مشنری کام کے لئے وقف کر گئے ہیں۔ اُن کی وصیت کے خاص امور یہ ہیں۔ مُوڈی بائیبل انسٹی چیوشن کے لئے اُنھوں نے ۱۰۰۰۰۰ ڈالر وقف کر دئیے ہیں افریقن انلینڈ مشن کے لئے ۵۰۰۰۰ ڈالر۔ چائنا انلینڈ مشن ۵۰۰۰۰ ڈالر امریکن بائیبل سوسائٹی ۲۵۰۰۰ اور تین پرسبیٹیرین فارن بورڈس میں سے ہرایک کے لئے ۲۵۰۰۰ ڈالر وقف کر دئیے ہیں۔ جو لوگ یہ روپیہ استعمال کریں یا جن پر یہ استعمال ہو اُن کے لئے یہ شرائط مقرر کی گئیں ہیں کہ وہ اشخاص بائیبل کو الہامی مانتے ہوں۔ بشارت کی تعلیم پر اعتقاد رکھتے ہوں جس میں مسیح کی الوہیت بھی مشتمل ہے۔ مسیح کی معاوضانہ موت کے ذریعہ کفارہ کی تعلیم پر ایمان رکھتے ہوں۔

ہم کس کس بات میں یورپ اور امریکہ کا نمونہ دیکھیں اور کن کن باتوں میں اُن کی اولوالعزمی بیان کریں۔ جس بات کو وہ ایک دفعہ دل لگا کر کرتے ہیں اس کو اچھی طرح نبھاتے ہیں ہم کر سکتے ہیں کہ گرچہ ہمارے مسیحیوں کے پاس مال نہیں جان تو ہے۔ ہم مسیح کی خاطر جان دے سکتے ہیں۔ اپنے ملک میں ہر طرح سے اُس کی انجیل کو پھیلانے کی کوشش کریں۔ اپنا چال چلن اور برتاؤ اور طبیعت اس کے کلام کے اور نمونہ کے مطابق کریں۔ اور اپنے ہم وطنوں کو اپنی نیک طبیعت اور عمدہ چال چلن اور برتاؤ سے مسیح کے لئے فتح کریں اور کسی پر بھروسہ نہ رکھتے ہوئے ہر امر میں خود کوشش کریں خواہ وہ دنیاوی ہو خواہ دینی۔ وہ خدا جس نے وعدہ کیا ہے خود ہماری امداد کے لئے تیار ہے صرف ہم میں اتفاق اور باہمی میل ملاپ کی ضرورت ہے۔

وسوسوں کا اثر

یہ ایک واضح اور مسلم امر ہے کہ آج سے چالیس پچاس یا ساٹھ سال پیشتر دیگر مشرقی ممالک کو چھوڑ کر خود ہندوستان میں اس قدر تعصبات اور وسوسے پائے جاتے تھے کہ اُن کی کوئی حد نہ تھی۔ مگر جہاں جہاں مسیحی مذہب گیا ہے۔ وہاں وہاں اُس نے تمام باطل خیالات اور واہیات وسوسوں کا کا قلع قمع کردیا ہے۔ مگر جہاں جہاں مسیحی مذہب ابھی تک نہیں گیا یا بہت کم مروج ہے۔ وہاں وہاں باطل پرستی اور وہمی وسوسوں کی بھر مار ہے۔ چنانچہ قیمتی پتھروں کی بابت یہ وسوسے پائے جاتے ہیں کہ یاقوت کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ جس کے گھر میں یہ ہو اس کے گھر میں تندرستی اور خوشی رہتی ہے۔ اور یاقوت سچائی اور ثابت قدمی کی علامت ہے۔ موتیوں سے مراد آنسو ہیں۔ دُرِّ دیا پتھر (اوپل) جب مالک کے پاس سے گم ہو جائے تو وہ بدقسمتی کا نحس شگون سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر مالک کے پاس ہی رہے۔ تو خوش قسمتی متصور ہوتا ہے۔ بلور پاس رکھنے سے بڑی میٹھی نیند اور اچھے اچھے خواب آتے ہیں۔ مونگا جادوگری کے خلاف اور طوفان اور آتشزدگی کے لئے طلسم کا کام دیتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اگر آدمی سنگ سلیمانی کو منہ میں رکھے تو پیاس بجھ جاتی ہے اور پاس رکھنے سے عمر درازی کی علامت قیاس کیا جاتا ہے اسی طرح بعض پرندوں کا گھر پر بولنا یا سفر کرتے وقت رستے سے کسی جانور کا گذر جانا وغیرہ وغیرہ ایسی وسوسے والی باتیں ہیں جو بالکل وہم اور خیال ہیں۔ جہاں مسیحی مذہب کی جس قدر زیادہ تعلیم نے اثر کیا ہے۔ اسی قدر ایسی باتوں کا خیال اور اعتقاد جاتا رہا ہے

امداد العبادت

بشپ صاحب فرنچ اوّل اسقف لاہور کی تصنیف سے ہے۔ اس میں طریقہ عبادت کی ہدایات مندرج ہیں۔ اور چرچ مشن یا ایس پی جی کے تین خاص سکالنٹوں تبیسمہ استحکام اور عشاء ربانی کے دستوروں کی تفسیر بھی کی ہے۔ ہر ہر قصہ اور ترم منتشا کے لئے عمدہ عمدہ اور چھوٹی چھوٹی دعائیں درج ہیں الغرض یہ چھوٹی سی نماز کی کتاب ہے۔ ایس پی جی۔ اور سی ایم ایس کے خبرگاہ کے لئے خصوصًا اور ہر ایک مسیحی کیلئے عمومًا دعا کی عمدہ کتاب ہے۔ پادری ایس گھوس صاحب بی۔ اے دہلی سے مل سکتی ہے۔ کتاب اُردو میں ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے

اخبار نسیم ہند

جو ماہ گزشتہ سے نسیم ہند راولپنڈی سے جاری ہوا ہے جو ہر ماہ کی ۵-۱۲-۱۹-۲۶ تاریخ کو چھوٹی اخباری تقطیع کے ۱۲ صفحوں پر شائع ہوتا ہے۔ سرحدی صوبہ کی خبریں شدومد سے چھاپنے کے علاوہ اس کے ایڈیٹوریل مضامین ونوٹس بھی دلچسپ اور ضروری ہوتے ہیں۔ نیز ہر ایک قسم کے ملکی قومی مسائل پر قابل قدر مضامین اور شعرو سخن سے یہ اخبار خاصا دلچسپ ہوتا ہے اور ایک انگریزی ناول کی اشاعت کا سلسلہ بھی دیدیا ہے۔ قیمت عوام سے ۴ مقرر ہے۔ شائقین کو منیجر اخبار نسیم ہند راولپنڈی سے درخواست کرنی چاہیے۔

پاک فاقت کی بابت مباحثہ

ناظرین کو معلوم ہے کہ دو تین ہفتے سے ہمارے دو بزرگوں کے درمیان پاک رفاقت کی بابت نور افشاں میں مباحثہ چھڑا ہوا ہے ہم اسکی بابت ہر دو فریق سے درخواست کرتے ہیں کہ اب مناسب بھی ہے کہ اب لوگ مباحثہ کو یہاں ہی بند کر دیں۔ کیونکہ ہماری دانست میں کافی باتیں ہو چکی ہیں زیادہ قلم سائی کی اب ضرورت نظر نہیں آتی۔ فریقین کے مخالف خیالات منصہ ظہور پر آگئے ہیں۔ ایسے جھگڑوں کے کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا کرتا۔ صرف تُو تُو مَیں مَیں کی لاعنی نوبت کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ آئیندہ اس مسئلہ پر کوئی صاحب تکلیف نہ فرمائیں۔ عنایت ہوگی۔

مراسلات

ویدک دھرم اور سائنس

(بعض آریہ مہاشاؤں کی نا ملائیم روش)

از

(قلم مسٹر جے۔ آر۔ رائے صاحب۔ جرنلسٹ لاہور)

جس وقت میں نے "ویدک دھرم اور سائنس" کی تنقید پر مضمون لکھا تھا مجھے یہ توقع ہرگز نہ تھی کہ آریہ مہاشے اس قدر چراغ پا ہونگے۔ جیسے ۱۸ جولائی کے "نورافشاں" کی اشاعت کے بعد ہوئے۔ ہندوستان کے مالک آریہ سماج کے نامی گرامی لیڈر ہیں۔ اور رسالہ ویدبھی جو اپریل گزشتہ سے ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے۔ ایک آریہ مہاشے کے ہاتھوں میں ہے۔ اور "ویدک دھرم اور سائنس" اسی رسالہ کے اڈیٹر مہاشے نے بڑے طمطراق کے ساتھ شائع کیا تھا۔ اور آریہ اخباروں نے کیا لکھا ہے مجھے علم نہیں۔ مگر میں اُمید کرتا ہوں کہ جو کچھ ان دونوں اخباروں نے لکھا ہے۔ وہ آریہ سماج کی آفیشل پالیسی نہیں۔ بلکہ ان آریہ مہاشاؤں کی اپنی پالیسی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں اخبار آریہ سماج کے اصولوں اور کاموں کے اشتہار یا حفاظت کے لئے نہیں ہیں۔

ہندوستان کی انوکھی منطق

۲۳ جولائی کے "ہندوستان" نے دو اڈیٹوریل نوٹوں میں مجھ ناچیز پر نظر عنایت کی ہے۔ ایک "ہندو اخباروں کے عیسائی اڈیٹر اور ویدک دھرم پر چلنے" کے عنوان سے اور دوسرا "ویدوں اور شاستروں پر اعتراض" کے نام سے کم ہندوستان لکھتا ہے۔ اخبار ویش کے اسٹاف میں مسلمان ہی نہیں بلکہ ایک عیسائی جنٹلمین بھی جائنٹ اڈیٹر ہے۔ یہ شخص جس دل سے ہندوؤں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہوگا۔۔۔ ۔۔۔۔ وہ اس کے اس مضمون سے ظاہر ہے۔ جو لودیانہ کے اخبار نورافشاں صفحہ ۱۸ جولائی میں "ویدک دھرم اور سائنس" کے عنوان سے راقم کے نام سے چھپا ہے۔۔۔۔ سوال صرف یہ ہے کیا کوئی عیسائی دیانتداری کے ساتھ ہندوؤں کے دھرم اور عقاید اور پالٹیکس کی ویسی ہی حفاظت کر سکتا ہے۔ جیسے وہ شخص جس کے دلی خیالات ہندوؤں کے ساتھ متفق ہوں؟ مسٹر جے۔ آر۔ رائے جائنٹ اڈیٹر ویش سے ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے۔ وہ نہایت نیک نفس عیسائی جنٹلمین ہیں۔ یہی صاحب اس سے پہلے اخبار ہندو کو بھی ایڈیٹ کرتے رہے ہیں۔ ۔۔۔۔ الخ"

ہندوستان کا مطلب یہ ہے کہ ہندو اخباروں کے اڈیٹر ہندو ہوں اور غیر ہندو اخبار کے اسسٹنٹ یا سب ایڈیٹر بھی نہیں رہنا چاہئے۔ کیونکہ وہ ایمانداری کے ساتھ ہندو پالٹیکس کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ کیا خوب منطق ہے۔ ایسی لغو تراشی ہندوستان ہی کے دفتر میں ہو سکتی ہے۔ اور وہ ہی موجودہ ہردگی جیسے اڈیٹر ہی کے دماغ سے نکل سکتی ہے۔ ایسی انوکھی اور بے سر منطق مہذب دنیا کے باہر تلاش کرنا فضول ہے۔ اسی ناعاقبت اندیشانہ پالیسی نے جسے مسلمان معاصرین "مسلم انڈ" قرار دیتے ہیں مسلمانوں کو ہندوؤں سے اس قدر برگشتہ کر دیا ہے کہ وہ ہندوؤں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا خلاف شرع سمجھنے لگے ہیں۔ موجودہ اڈیٹر کا کوئی اصول نہیں صرف پیسہ پیارا ہے۔ آپ عرصہ تک لودیانہ کے ایک مسلمان اخبار کے اڈیٹر رہے۔ کچھ عرصہ تک آرمی نیوز چلایا جس کی پالیسی "مرنجان مرنج" اور صلح کل تھی۔ اور اب آپ وہی مہاتما ہیں جو غیر ہندوؤں پر زہر اگل رہے ہیں۔ اگر غیر ہندو کو کسی ہندو اخبار کے دفتر میں دیکھتے ہیں تو آپ کے پیٹ میں مشکوں پانی پڑ جاتا ہے۔ اجی حضرت اگر آپ اپنے مالک صاحب سے پوچھ لیتے تو کیا اچھا ہوتا۔ جو شخص ہندوستان کا واحد اڈیٹر ہونے کی حالت میں ہندو فوائد کی وکالت کر سکتا ہے۔ کیا وہ ویش میں جا کر اس کے مالک کے زیر نگرانی کام انجام دینے کے اہل ہو سکتا ہے؟ تاہم یہ امر واقعہ ہے آپ کو خبر نہ ہو۔ مگر اخباری دنیا اور اہل لاہور خوب جانتے ہیں۔ بندہ درگاہ آپ کا نیاز مند مسٹر جے۔ آر۔ رائے جائنٹ اڈیٹر ویش۔ اخبار ہندوستان کا تین ماہ منیجر اور دو ماہ تک اڈیٹر رہ چکا ہے۔ ویش میں تو میں بیدست و پا تھا۔ مگر ہندوستان میں تمام ذمہ واری کا بوجھ میرے سر پر تھا اور نہایت نازک وقتوں میں اسے بے کھٹکے چلایا گیا۔ اُس وقت ایک ہندو یا آریہ نے بھی اعتراض نہیں کیا تھا کہ کیوں عیسائی کو اخبار ہندوستان کا اڈیٹر بنایا گیا ہے۔ آپ بھی شاید لودیانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ابھی جو مقدمہ ہندوستان کے مالکوں میں ہو رہا ہے اس میں مسٹر رام چند چودہری کی طرف سے مسٹر جمن پیرو کار ہیں۔ اور بیسیوں ہندو، مسلمان انگریز وکیلوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے مقرر کرتے ہیں۔ کیا وہ لوگ اُن کے حقوق کی ایمانداری سے حفاظت نہیں کرتے؟ آپ کا استدلال بالکل بیہودہ ہے اخبار ویش یا ہندوستان۔ آریہ سماج یا ہندوؤں کے دینی عقاید کی خاص حفاظت یا اشاعت کے لئے نہیں جاری کئے گئے تھے۔ اس لئے اُن کی اڈیٹری ایسے آدمی بڑی اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ جو اُن کی مقررہ پالیسی کے ساتھ متفق ہوں۔ "ہندو پالیٹکس" کانگریسی پالیٹکس ہیں۔ اور جو شخص کانگریس کا حامی ہو وہ اُسے نبھا سکتا ہے۔ مگر اب ہندوستان کا پالیٹکس بے شک سب سے بڑے ہیں۔ اس کے لئے ایسا ہی آدمی موزوں ہو سکتا ہے جو اپنے شخصی اصول اور ایمان کو سربازار نیلام کرنے کو تیار ہو۔ اور سب سے بڑی بولی دینے والے کی قدم بوسی اور چرن دھونے کو تیار رہے۔

دربار کی کیچڑ باری

دربار نے کا یوں دُرباری کی ہے۔ ۲۵ جولائی کے پرچہ میں ایک ہندو اخبار میں ایک "عیسائی کا ہاتھ" کے عنوان سے گوہر افشانی کی ہے۔ دلیل کا جواب دلیل سے دینے کی بجائے کیچڑ اور گوبر۔ کنکر۔ پتھر پھینکے



گئے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں "ایڈیٹر ودیا نے بموقعہ سالانہ جلسہ آریہ سماج دھیروالی مذہبی کانفرنس منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء (۱۹۱۲ء؟) میں ایک مضمون "ویدک دھرم اور سائنس" پڑھا تھا۔ اس کانفرنس میں ہندو، مسلمان اور عیسائی اور دوسرے مذاہب کے قائم مقام بیٹھے تھے۔ مگر شاید مسٹر بے۔ آر رائے بہ مصلحت موجود نہ تھے۔ ورنہ کیا مجال تھی کہ وہ مضمون کی معقولیت پر اعتراض کرتے ....

... میرے مضمون پر کسی مسلمان عیسائی اور ہندو نے اعتراض نہیں کیا۔" میں نے کئی دوستوں سے پوچھا کہ مذہبی کانفرنس میں گئے تھے یا نہیں وہ انکاری ہیں۔ ممکن ہے کوئی عیسائی گیا ہو۔ اگر بحث مباحثہ کی اجازت ناکافی پاکر اس نے اعتراض نہ کیا ہو تو اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بیان درست ہیں۔ میں تو خود موجود نہ تھا۔ ورنہ آپ کو اسی وقت عیسائی مذہب کی بابت اپنی خرافات واپس لینی پڑتیں۔ اور آپ کی سائنٹیفک اور معلومات مذاہب کی حقیقت ظاہر ہو جاتی۔ ممکن ہے آپ نے مضمون میں کچھ اور پڑھا ہو۔ اور رسالہ "ویدک دھرم اور سائنس" میں کچھ اور لکھا ہو۔ بہرحال میں نے مطبوعہ رسالہ ہی سے آپ کے بیانات لئے ہیں۔ اب آپ کیوں تردید نہیں کر سکتے؟ میں نے تو آپ کو چیلنج دیا ہے کہ بائیبل سے آیات پیش کیجئے۔ (فضول استہزا بازی سے کیا حاصل؟) میں اب بھی کہتا ہوں کہ بائیبل سے زمین کا چپٹا ہونا ثابت کریں۔ اور اس کی گولائی اور سائنسی صداقت "بائیبل اور سائنس" والے مضمون میں جو ۱۵ اور ۲۲ اگست کے نور افشاں میں شائع ہوئے ہیں ثابت کر دیا ہے۔ میں استدلال کا خلاصہ دیکر آپ کو پھر سے چیلنج دیتا ہوں کہ آپ ویدک دھرم کے بنیادی اصولوں کو سائنس کی روشنی میں ثابت کیجئے۔ میں نے پہلے آپ کی "سائنس" اور "مذہب" کی تشریح کو رد کیا اور اس کی جگہ اپنی تشریح کی۔ اور بڑے بڑے مستند عالموں کی سند پیش کی۔ پھر آپ نے بائیبل پر جو الزام عائد کئے اُن کی صاف تردید کی اور [illegible] کے سائنسدانوں کی شہادت اور آرا پیش کرکے سائنس اور مسیحی مذہب کی موافقت ظاہر کی۔ چونکہ آپ نے مسیحی مسلمات پر اعتراض نہیں کیا تھا۔ اس لئے میں آپ کے ویدک دھرم کی طرف رجوع ہوا۔ آپ نے مادہ کی قدامت کو ثابت ہربرٹ اسپنسر کو پیش کیا۔ میں نے عرض کیا اور اصل کتاب کے حوالے پیش کئے۔ کہ آپ اس حکیم کے فلسفہ اور خیالات سے محض نابلد ہیں۔ اور آپ نے روح کی قدامت کے بارہ میں ٹامسن کی جو شہادت پیش کی وہ بھی غلط کہ وہ اس کتاب میں روح کی بقا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ قدامت نہیں۔ یہ آپ کی خام خیالی ہے۔ آگے جاکر میں نے ویدک دھرم کے بنیادی اصول کرم۔ پنر جنم۔ سرشٹی اناوی اور تین ہستیوں کی قدامت کو لیا ہے۔ اور انہیں مسئلہ ارتقا مسئلہ انتشار قوت۔ مسئلہ اسباب و نتائج۔ اور سائیکالوجی کی روشنی میں نامعقول ٹھہرایا ہے۔ اگر آپ میں دم خم ہے۔ اور سائنسدانی نقرہ ہے۔ تو مرد میدان بنکر آئیے۔ اور اپنے دھرم کے پرتھم سدھانتوں کو مسئلہ ارتقا۔ انتخاب طبعی۔ قانون توارث ارضیات۔ مسئلہ انتشار قوت۔ مسئلہ سحاب۔ قانون اسباب و نتائج اور جدید سائیکالوجی وغیرہ کی روشنی میں ثابت کیجئے ورنہ اپنے اس بیان کو کہ صرف ویدک دھرم ہی سائنس کی روشنی میں معقول و مسلم ٹھہرتا ہے۔ فوراً واپس لیجئے اور آئندہ کے لئے خاموش ہو جائیے۔ اور سائنسدانی کی کھوکھلی ڈینگ لگانا چھوڑ دیجئے۔ میں دیدہ دانستہ کہتا ہوں کہ آپ اپنے عقاید کو سائنس اور علوم جدیدہ کی روشنی میں معقول اور قابل تسلیم ثابت نہیں کر سکتے۔ یا تو اپنی غلطی کو مانئے یا اپنے دھرم کے بنیادی اصولوں کو ثابت کیجئے۔ میں آپ کا پیچھا چھوڑنے کا نہیں۔ میں ویدوں اور اپنشدوں کے نامعقول اور سائنس کے نقیض بیانات کو تفصیل کے ساتھ پیش کرونگا حتیٰ کہ آپ پریشان ہو جائینگے۔ اور آپ کا قافیہ تنگ ہو جائیگا میں پندرہ سال سے آریہ پلیٹ فارم اور پریس سے ویدک دھرم کے سائنس کے موافق ہونے کی لن ترانیاں سنتے سنتے دق آگیا ہوں۔ اس کا اب فیصلہ ہونا چاہئے۔ تاکہ ہو جائے مگر نیک دل اور حق پسند لوگ تاریکی اور گمراہی میں نہ رہیں۔ آپ کو مسئلہ نیوگ علم اخلاق کی روشنی میں بھی معقول ثابت کرنا ہوگا۔

مہاشے ایڈیٹر کی کم ظرفی

آپ نے پرلے درجہ کی کم ظرفی اور اوچھا پن ظاہر کیا ہے۔ جو کہ آریہ سرشٹ (عالی مزاج اور شریف النفس) کی شان کے ہرگز شایاں نہیں ہے۔ آپ لکھتے ہیں "جو شخص اس قدر کٹر عیسائی ہو وہ ..... کیا ہندو اخبار میں کام کرنے کے لائق ہے۔ ہم لالہ دینا ناتھ جی کے دربار میں یہ ضرور عرض کرینگے کہ ہندو اخبار میں ایسے کٹر عیسائی کا ہاتھ نہیں ہونا چاہئے۔ ورنہ پھر ہم یہ کہنے سے باز نہ رہینگے کہ یہ آخر زہر کے لڈو ہیں"۔ آفرین ہے آپ کی عالی حوصلگی پر۔ آپ کا ظرف ظاہر ہو گیا۔ کیا اسی بوتے پر تمام دنیا میں ویدک دھرم پھیلانے کا گھمنڈ ہے؟ مُلاں کی دوڑ مسجد تک مشہور ہے آپ کو سچ مچ میرے مضمون سے نقصان پہونچا ہے۔ آپ لاجواب ہو گئے ہیں اس لئے آپ میرے نقصان کے درپے ہیں۔ کیونکہ فطرت انسانی کا خاصہ ہے کہ جب اسے نقصان پہونچتا ہے۔ تو انتقام اور بدلے سے تسلی حاصل کرتی ہے۔ اور آپ نے اس کا پورا ثبوت دیا کیونکہ میں اخبار ویش سے علیحدہ ہو چکا ہوں۔ اب آپ کا آریہ من (شریف دل) شانت ہو گیا ہوگا۔ اور مجھے کمال خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ آپ کی آتما کی کلپنا دور۔ اور چت کو شانتی پراپت ہو گئی ہے۔ چونکہ میں ایمان فروش نہیں اسلئے کرسچن ہوں اور آپ کی نظروں میں کانٹا بن کر کھٹکتا سا تھا۔ جو اب نکل گیا ہے۔ ویش میں دینی مضامین لکھنے کا نہیں موقعہ ہوا تھا۔ بلکہ عام علمی۔ تاریخی۔ پولیٹیکل اور سوشل۔ سوائے مذہب کے۔ ہاں ویش اور میرے درمیان پوری موافقت تھی اور ہمارا اٹوٹ دوستانہ باوجود آپ کی ہزلیات اور خرافات کے قائم رہیگا۔

ہمارا حوصلہ۔ اب آپ کے اصول کر لینا چاہئے۔ کہ آیا مسیحی

باعتبار مذہب کے کسی ہندو اخبار یا دفتر یا کارخانہ میں کام کرنے کے ناقابل ہے۔ اسی اصول موضوعہ کی رو سے کوئی آریہ ہندو مسلمان کسی عیسائی انسٹی ٹیوشن یا کارخانہ میں کام کرنے کے قابل نہیں ہے اسلئے آئندہ عیسائی قوموں کی یہ پالیسی ہونا چاہئے کہ تمام مشن سکولوں اور کالجوں اور دیگر انسٹی ٹیوشنوں سے ایک دم تمام غیر مسیحی استادوں پروفیسروں اور ملازموں کو نکالدیں کیونکہ وہ ہمارے مذہب کے پابند نہیں ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کو اپنے تمام ہندو ملازموں کو جن میں حیدر آباد ایسی ریاستوں کے ہندو وزیر بھی شامل ہیں۔ فوراً موقوف کر دینا چاہئے۔ مگر نہیں ہم عیسائی ایسے ظالم اور دوں ہمت نہیں ہیں۔ خداوند مسیح نے دشمنوں کو پیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اسلئے ہم بدلہ نہیں لیتے۔ علاوہ ازیں گالی کے بدلے گالی دینا کوئی بڑی جوانمردی کا کام نہیں ہے۔ اگر میں آپ کے ساتھ وہی سلوک کروں جو آپ نے روا رکھا ہے۔ میں آپ سے ہرگز بہتر نہیں۔ مگر جب آپ کی گالی کے بدلے میں دعائے خیر کرتا ہوں تو آپ سے بہتر اور آپ سے افضل ٹھہرتا ہوں۔

آریہ ورت کے مسیحی باشندے

ایسی تنگ نظر رکھنے والے دربار اور ہندوستان کی اجتماعی پالیسی کو چنداں وقعت نہیں دینگے۔ مگر اس پالیسی کے پس پشت ایک نہایت اہم اور نازک مسئلہ ہے۔ اور وہ ملک ہند کی آئندہ ملکی ترقی سے وابستہ ہے۔ یہ آنے والے زمانہ کی قومیت کا معمہ ہے۔ دربار اور ہندوستان ایسے کم ظرف لوگ عیسائیوں کے گلے پر چھری پھیرنے کو آمادہ ہیں بشرطیکہ انہیں من مانی کارروائیاں کرنے کا پورا اختیار مل جائے۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کو عیسائیوں سے کیوں اس قدر نفرت ہے۔ کہ ان کی صورت ہی پر تیور بدلتے ہیں اور ہر وقت چھری کٹاری ہونے کو تیار رہتے ہیں؟ ہندوستانی عیسائیوں نے کیا قصور کیا ہے۔ جو آپ ان کے درپے تخریب ہیں؟ اگر آپ کو ہمارے مذہب سے عداوت ہے تو آپ کے دوستوں کا یہ کہنا کہ مسیحی مداہنت دیدوں سے ماخوذ ہیں محض لغو تراشی اور مذہب کی بڑ ہے۔ جینی بدھ اور دیو سماجی۔ خدا کی ہستی سے منکر ہیں۔ تاہم آپ ان کے ساتھ کھاتے پیتے۔ بیاہ ناطے کرتے ہیں۔ اور ہم خدا کے ماننے والے ہیں۔ کیا آپ ہم کو وام مارگیوں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں جن کے ساتھ آپ کا کھان پان میل جول اور ناطہ رشتہ ہے کیا آپ ہم کو بلانوش اور ذات پات کے دشمن سمجھتے ہیں سکھ اور برہم سماج والے بھی ویدوں سے منکر۔ سب کے ساتھ کھانے والے ہیں۔ ان سے آپ کو کوئی عداوت اور پرخاش نہیں ہے۔ وہ آپ کے کیوں اس قدر پیارے ہیں۔ حالانکہ ذات پات کے امتیاز اور دستور پرستی کے وہ ہم سے کم مخالف نہیں ہیں۔ شاید آپ کہینگے کہ عیسائی مہتر ہیں نیچ ہیں ان سے ملنا جلنا پاپ ہے۔ آریہ سماج بھی تو نیچوں کو اپنے ساتھ ملا رہا ہے۔ اور ان سے پرہیز نہیں کیا جاتا۔ آپ کہینگے کہ عیسائی گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ بیشک سو میں سے پانچ دس فیصدی عیسائی گائے اور سور کھالیتے ہیں مگر شرع محمدی کی پابندی میں گائے کی قربانی نہیں کرتے۔ کیونکہ ہمارے مذہب میں کھانے پینے کے معاملات میں حلال حرام کا امتیاز نہیں ہے۔ تاہم مسلمانوں سے آپ کو اتنی نفرت نہیں ہے۔ ذرا غور کیجئے پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ہم سے اس قدر متنفر اور ہم سے اس قدر جلتے ہیں۔ آپ کو ہماری نسبت سخت غلط فہمی ہے۔ اور محض بیوقوفانہ تعصب ہے۔ ہم آپ کی بولی میں بات کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے برعکس ہم آریہ ورت کو اپنا دیش سمجھتے ہیں۔ اور اس کی بہتری کے لئے دل وجان سے گر چپکے کام کر رہے ہیں۔ عیسائیوں نے تعلیم میں کتنی ترقی کی ہے۔ جن نیچوں سے صدیوں سے وحشیانہ سلوک ہو رہا ہے ان میں سے کئی آدمیوں کو شائستہ اور قابل عزت صاحب اخلاق اور نیک آدمی بنا دیا ہے۔ اور وہ قوم کا ایک مفید اور قابل فخر حصہ بن گئے ہیں۔ ہم نے لٹریچر کو کتنی ترقی دی ہے۔ آپ اس کا مطلق مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم نے صنعت وحرفت کے متعلق کتنا مفید اور قابل قدر کام کیا ہے۔ کہ آپ کی دھواں دھار تقریریں اور ویاکھیانوں سے اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوا ہے۔ ہندو مسلمان اردو ہندی کے مسئلہ پر آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ مگر ہم نے معاملہ فہمی اور رواداری کا ثبوت دیا اور آپ کے لئے نمونہ قائم کر دیا ہے۔ ہندی کے علاقہ میں ہندی اور اردو والے علاقہ میں اردو لٹریچر پیدا کر دیا۔ اور سب بکھیڑوں کو دور کر کے رومن حروف کو رائج کر دیا۔ جس میں ہندوستان کے ہر قصبہ کے خواندہ لوگ اچھے لٹریچر کو پڑھ سکتے ہیں۔ آپ اپنے بزرگوں کی تمدنی ترقی اور اخلاقی بزرگی پر فخر کرتے ہیں۔ آپکے پرانے بزرگ اور قدیم تمدن لٹریچر علوم وفنون ہمارے بھی ہیں ہم اپنے قدیم بزرگوں کی روایات پر ناز کرتے ہیں۔ مگر ہمارا زبانی جمع خرچ نہیں جیسا آپ کرتے ہیں۔ بلکہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ بائیس سو سال پیشتر یونانی سیاحوں نے جو باتیں ہمارے بزرگوں کے اخلاق کی بابت لکھی تھیں کہ وہ بڑے راستباز فیاض دل اور سچے تھے وہ بیسویں صدی میں ان کی اولاد کے باب میں بھی راستباز ثابت ہوں۔ آپ تجربہ سے جانتے ہیں کہ عیسائیوں کا برتاؤ اور روزانہ طرز عمل بمقابلہ غیر عیسائیوں کے کیسا ہے۔ اس کی بابت دکانداروں اور تاجروں سے پوچھو۔ ہم کالے کلوٹے ریلوے کے ٹوپی پوش صاحبوں کو جو اردو ٹھیٹھ ہی زبان سے بولتے ہیں۔ عیسائی نہیں کہتے۔ بلکہ عیسائی وہ ہے جو خلوصانہ مسیح یسوع کے نقش قدم پر چلتا ہے۔ اس سے ملک کی اخلاقی حالت سدھر گئی ہے۔ سنسکرت لٹریچر پالی لٹریچر ویدوں کی بولی کو اپنے قدیم بزرگوں کی ادبی زبان سمجھ کر اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے اس دور افتادہ زمانہ میں کیا تھا۔ اس پر فخر کرتے ہیں۔ اس ملک کو پھر سے عروج دینے کی غرض سے اس ہستی پر بھروسہ کیا ہے۔ اور رجوع لائے ہیں۔ جس کی بدولت عالم وجود میں آئے۔ جس کی عجیب قوت وقدرت انسان کی باطنی حالت کو تبدیل کرنے والی اور سچی ترقی د



عظمت کی طرف بڑھنے کی تحریک و ہدایت کرنے والی ہے۔ ہم صدق دل سے اسے درست اور برحق مانتے ہیں اگر آپ دیدوں کے مارگ کے وسیلہ سے ترقی کرنے کے قائل ہیں۔ تو کیجئے۔ گو تجربہ اچھا ادی ہے۔ اگر دس پچاس سال کی کوششوں سے ویدوں اور اپنشدوں کی ہدایت کامیاب ہو سکی تو آپ ہماری تقلید کیجئے۔ تجربہ سے فرق معلوم ہو جائیگا۔

مسیحی مذہب اور حب وطن

ہمارے ہموطنوں کے درمیان یہ سخت غلطی پیدا ہوگئی ہے۔ کہ مسیحی مذہب قبول کر لینے سے انسان اپنی قوم اور ملک اور وطن کا دشمن بنجاتا ہے۔ اس سے بڑی اور کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ اور اس کی بنا اس امر پہ ہے کہ مسلمانوں کی مقدس اور ہندویوں کا مرجع ہندوستان نہیں۔ بلکہ عرب نزکی وغیرہ ہے گو بعض جانہ ایکہی وطنی سے نہیں مانگے جاتے مسلمانوں کا خشہ ہے کہ وہ اپنا وطن عرب سمجھیں یا ترکی لیکن ہندوستان کے مسیحی آریہ ورت بھارت بھومی کو اپنا ملک سمجھتے ہیں۔ اور اس پر فخر کرتے ہیں "ہندوستان ہمارا۔ ہم ہندوستان کے"۔ یہ ہمارا اصول ہے۔ مسیحی مذہب کو قبول کرنے سے انسان اپنی قوم و نسل اور وطن سے بیگانہ نہیں ہوتا۔ اگر آپ اپنے اردگرد نگاہ ڈالینگے تو یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے۔ دو سال ہوئے چین میں حکومت کے انقلاب کا معرکہ شروع ہوا تھا آپ اخبارات میں پڑھ چکے ہیں اور بخوبی جانتے ہیں کہ انقلاب کے بڑے بڑے لیڈروں میں کئی متقدمہ۔ بے غرض قوم و ملک کے فدائی چینی مسیحی تھے۔ اور ہیں۔ اس انقلاب کی روح رواں ڈاکٹر سن یات سین ایک چینی عیسائی تھے۔ جن کے سر پر حکومت چین نے ساڑھے سات لاکھ روپیہ انعام مقرر کیا تھا جب جمہوری حکومت قائم ہوگئی تو آپ الگ ہو گئے۔ اور یوآنشیکائی کا نام پریسیڈنٹی کے لئے پیش کر دیا۔ جنرل چانگ جو انقلابی سپاہ کے سردار تھے ایک مسیحی سپاہی ہیں ان کا بیوی یوآنشیکائی موجودہ پریسیڈنٹ کی بھتیجی یا بھانجی ہے جنہوں نے گزشتہ مئی میں مسیحی مذہب قبول کیا تھا جاپان کی موجودہ ترقی اور عظمت کا بانی ایک مسیحی جاپانی تھا۔ جنگ روس و جاپان کے وقت جاپانی سپاہ میں ہزاروں مسیحی جاپانی اور کئی جنرل اپنے روسی ہم مذہبوں کے خلاف لڑ گئے چینیوں اور جاپانیوں کی رواداری اور فیاضی اور نیک دلی دیکھئے کہ پارلیمنٹ کے بیسیوں ممبر عیسائی ہیں۔ یوآنشیکائی کی وزارت کے کئی ممبر مسیحی چینی ہیں۔ اگر ہندوستان اور دربار ایسے کم ظرف اور کوتاہ فہم متعصب لوگ وہاں پر بھی ہوتے تو عیسائی بیچارے روز روشن میں گاجر مولی کی طرح کاٹ دیئے جاتے۔ آپ یاد رکھئے جب تک چین اور جاپان کے نمونوں کی تقلید کر کے عام رواداری کا اصول اختیار نہیں کرینگے۔ ملک ہند قعر ضلالت سے نکلکر اوج کمال پر نہیں پہنچ سکتا مسیحی مذہب قبول کرنے سے انسان اپنے بیگانہ کو سمجھتا ہے ہمارے ہاں کا کلیسیائی انتظام جمہوری اصول پر چلتا ہے۔ جہاں ووٹ دینے والے کی متفقہ ووٹوں سے انتظامی معاملات طے ہوتے ہیں۔ اس نے عیسائی سیلف گورنمنٹ کے زیادہ موزوں ہیں۔ مذہب ایک شخص کا ذاتی معاملہ ہے۔ ہر ایک شخص کو سوچ سمجھ کر سچا مذہب قبول کرنا چاہئے۔ مسیحی مذہب کا دعوے ہے کہ اس کی تاثیر سے دل کی حالت بدل جاتی ہے۔ اور انسان کی اخلاقی روحانی و عقلی حالت بہتر اور اعلٰے ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسے قبول کرنا قومی و ملکی ترقی کے لئے لازمی ہے۔

سیالکوٹ کنونشن

تاریخ:- دسویں سالیانہ کنونشن ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء بروز جمعرات بوقت شام سے لیکر ۲۵ ماہ مذا بروز جمعرات شام تک ہوگی۔

مقصد:- کنونشن کا مقصد ہندوستان کی کلیسیا کو اس کے اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کی نسبت بیدار کرنا ہے کہ جس سے اس کو اپنے آپ کو مسیح کی صاف روشنی میں شریعت اور خدا کے کلام کو زیادہ گہرے طور سے جان سکیں اس کے مقاصد اور طریق محض روحانی ہیں۔ اور اس کے جلسوں میں صرف روحانی مضامین در پیش آتے ہیں جو کہ زندگی کے مسائل اور خدا کی بادشاہت کے ساتھ لوگوں کے تعلق سے گہرا علاقہ رکھتے ہیں۔

جائے وقوع:- سیالکوٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی وزیرآباد جموں برانچ پہ واقعہ ہے۔ وزیرآباد سے ۲۷ میل اور لاہور سے ۷۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ سیالکوٹ اور وزیرآباد کے مابین پانچ گاڑیاں روز آتی جاتی ہیں۔ لیکن کنونشن کیمپ ایک ایسے موقعہ پہ ہے کہ شہر اور چھاؤنی اور ریلوے سٹیشن سے آنے جانے والے آسانی پہونچ سکتے ہیں۔ اور علاوہ ازیں یہ سب سے الگ بھی ہے۔

کیمپ:- مسکرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کی فراخ عمارت اور وسیع احاطہ بمعہ مشن کی ان عمارات کے جو اس کیساتھ ملحق ہیں۔ بڑی فیاضی سے اس کام کے لئے دی جاتی ہیں علاوہ ازیں کمیٹی نے ایک میٹنگ ٹینٹ کا بھی انتظام کیا ہو کہ جس میں ۱۱۵۰ اشخاص کی گنجائش ہے اور ایک بڑا خیمہ اشیائے نوش و خوردن کی تقسیم کے لئے ہے۔ اور والنٹیروں کا ایک بڑا گروہ جو کنونشن کے مہمانوں کی سہولیت اور آرام کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتا ہے۔

دعوت:- ہم تمام یورپین۔ ہندوستانی سرکاری وغیر سرکاری اصحاب۔ ہر ایک کلیسیا اور مشن کے مسیحیوں کو بھی جو مسیح اور اس کی تعلیم سے واقفیت پیدا کرنے کے خواہشمند ہیں دل سے دعوت دیتے ہیں۔

پروگرام

انضباط اوقات میٹنگ:- کنونشن کے ہر ایک دن کی میٹنگوں کے لئے حسب ذیل پروگرام ہے۔

۸ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں	بائبل کا مطالعہ
۳ بجے سہپر	مختلف کمروں میں	متفرق میٹنگیں
۴½ بجے شام	بڑے خیمے میں	انگریزی میٹنگ
۷½ بجے شام	بڑے خیمے میں	عام میٹنگ۔

مطالعات بائبل:- صبح کے بائبل کے مطالعہ کا

مضمون کلیسیا اس کا تعلق مسیح سے اور دنیا کی نسبت اس کی ذمہ داری۔

متفرقہ میٹنگیں۔ متفرقہ میٹنگوں میں وہ میٹنگیں شامل ہیں۔ جو پاسٹروں واعظوں استادوں۔ مادوں۔ دیہاتی مسیحیوں نوجوانوں۔ لڑکوں۔ جوان عورتوں۔ لڑکیوں اور زنانہ کارندوں کے لئے کی جاتی ہیں۔ یہ میٹنگیں مختلف مقامات پر ایک ہی وقت منعقد ہوا کریں گی۔

انگریزی میٹنگ۔ یہ میٹنگ دیگر متفرقہ میٹنگوں سے کسی دوسرے وقت پر اس لئے مقرر کی گئی ہے۔ کہ متفرقہ میٹنگوں کے معلم اس میں شریک ہو سکیں۔ اور اس کا منشا یہ ہے کہ عام یورپین اور انگریزی بولنے والے ہندوستانی اصحاب کے لئے مفید ہو۔

دعائیہ کمرہ۔ دعائیہ کمرے سیالکوٹ کنونشن کی خصوصیات میں سے ایک ہیں۔ ان میں سے ایک مردوں اور ایک عورتوں کے لئے ہے۔ اور ہر دو ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ کنونشن میں طاقت کا سرچشمہ رہے ہیں۔

مہمان نوازی

رہائش۔ جہاں تک کہ محدود گنجائش اجازت دیتی ہے۔ حتی المقدور کوشش کیجاتی ہے۔ کہ کنونشن کے مہمانوں کو ان کے مذاق اور مالی حیثیت کے مطابق مناسب رہائش کا بندوبست کیا جاوے۔ انتظامات مندرجہ ذیل ہیں۔

کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ڈیلیگیٹ خاصکر مشنری اور وہ لوگ جو ٹولیوں کے سرگروہ ہو کر آتے ہیں۔ اپنے اپنے خیمے اپنے ساتھ لیتے آئیں۔ وہ جو خیمے ساتھ لاتے ہیں خیموں کو پارسل کرتے ہی بلٹی سکرٹری کنونشن کے نام ارسال کردیں۔

کرایہ کے خیمے اور چھولداریاں۔ کمیٹی ایک محدود تعداد خیموں اور چھولداریوں کی مہیا کرسکیں گی۔ دوہرے پردے والے خیمے سامان ضرورت سے آراستہ ہونگے۔ اور ہر ایک شخص کو جو اس میں رہائش اختیار کرنا چاہے۔ سارے وقت کے لئے چار روپیہ کرایہ دینا ہوگا۔ اور اگر ایک ہی شخص پورا تنبو کرایہ پر لے تو اس سے اتنا ہی کرایہ لیا جاویگا جتنی کہ اس میں گنجائش ہوگی۔ اکہرے پردے کے خیموں کا کرایہ جو چٹائی اور چارپائیوں سے آراستہ ہونگے ۲؍ فی کس کے حساب سے لیا جاویگا۔ وہ خیمے جن میں عیالدار رہتے ایک روپیہ فی خاندان کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ لیکن یہ خیمے بغیر سامان کے ہونگے۔

بنگلے۔ دو بنگلے ہیں ایک مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے ان میں رہائش کا کرایہ تین روپیہ فی کس ہوگا جس میں سب سامان اور نوکر چاکر شامل ہیں۔

ہندوستانی مستورات اور لڑکیاں۔ سکول کی پڑھائی کے کمرے اور بورڈنگ کے کمرے صرف عورتوں اور لڑکیوں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ پڑھائی کے کمروں میں رہنے والیوں سے پورے وقت کے لئے بمعہ چارپائی ڈیڑھ (۱½) روپیہ فی کس لیا جاویگا۔ اور بورڈنگ کے کمروں کے لئے (۶؍) چھ آنے فی کس۔

اسباب:۔ کمیٹی سے مندرجہ ذیل شرح پر ملیگا

نام چیز	شرح فی کس	نام چیز	شرح فی کس
کنونشن چارپائی	۸ر	آئینہ	۴ر
بازاری چارپائی	۴ر	لیمپ مع تیل	۸ر
کرسی	۴ر	غسل ٹب	۸ر
میز	۸ر	چٹائی	۴ر
چلمچی	۴ر	کموڈ	۸ر
چلمچی سٹینڈ	۲ر	گھڑا	۱ر

عام کھانا تنبو۔ عام کھانے کے تنبو میں تمام صاحبان کو دیسی اور یورپین طرز پر خوراک ملسکیگی۔ خدمت ہوٹل کے طور پر ہوگی۔ اور رقم کی ادائے گی ٹکٹوں کے ذریعہ جن کی فروخت ٹکٹ آفس میں ہوتی ہے ہوا کرے گی۔ یورپین خوراک معمولی طریق پر بہم پہنچائی جائے گی۔ وہ صاحبان جو دیسی خوراک پسند کرتے ہیں۔ یورپین خوراک کے بالمقابل لے سکیں گے۔ وہ صاحبان جو تنبو سے باہر کھانا پسند کرتے ہیں چاہئے کہ اپنے برتن خود مہیا کریں۔

دیسی مطبخ۔ دیسی خوراک دیسی ہوٹل سے مل سکیگی۔ یہ لائق باورچیوں کے دست کمیٹی کے زیر اہتمام تیار ہوگی۔ اور ہر طرح سے کوشش کیجاویگی کہ خوراک صحت بخش (مفید) اور اچھی پکی ہوئی ہو۔ یہ خوراک بازاری نرخ پر مہیا کی اور پہنچائی جائے گی۔

ڈاک خانہ کا محکمہ اپنی مہربانی سے کنونشن کے واسطے ایک ڈاکخانہ کا بندوبست کرتا ہے جس سے ڈاک منی آرڈر اور تاریں بھیجی جاسکتی ہیں۔ ڈاک کا سرنامہ "کنونشن کیمپ سیالکوٹ" ہونا چاہئے۔

سیکرٹری کو اطلاع۔ وہ صاحبان جو کنونشن میں تشریف لانا چاہتے ہیں۔ جتنی جلدی ہوسکے سیکرٹری کو اطلاع دیویں۔ سیکرٹری سیالکوٹ کنونشن مشن ہوس گوجرانوالہ کنونشن ہر ایک صاحب کی جس کو یہ پرچہ دستیاب ہو مدد کی حاجت مند ہے۔

اول اور سب سے بڑھکر کنونشن کے واسطے دعا کی درخواست ہے۔ پھر زر نقد یعنی چندہ کی ضرورت ہے۔ چندہ کنونشن کے خزانچی ڈبلیو۔ ای۔ نکل ایسکوائر امریکن مشن راولپنڈی کے نام بھیجنے چاہئیں ۱۱ ستمبر کے بعد سکرٹری کا پتہ " کنونشن کیمپ سیالکوٹ" ہوگا

اطلاع

چونکہ آجکل سیالکوٹ اور اس کے گرد و نواح میں ہیضہ کا بہت زور ہے۔ اس لئے کل صاحبان کو بذریعہ اخبار نور افشاں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ سیالکوٹ کنونشن اب کے سال اس مقررہ تاریخ پر نہ ہوگی۔ جو کہ پیشتر بذریعہ نور افشاں مشتہر ہوچکی ہے۔

بلکہ اس کے بعد کمیٹی اپنے فیصلہ سے کوئی اور تاریخ مقرر کریگی۔ اور اس تاریخ کی نسبت جہانتک ممکن ہوگا ناظرین کو مطلع کیا جاویگا۔

راقم ڈبلیو۔ بی۔ اینڈرسن۔

پادری رائے صاحب اور جھوٹن

میں تو پہلے ہی لکھ چکا تھا کہ جس وقت میں بولا میرے لئے لٹھ تیار ہے۔ اور لٹھ بھی شریعت والوں کا یہ شرع والے ہمارے خداوند کے ساتھ خوش سلوکی نہ کر سکے تو آج بھلا اُس کے کسی نام لیوا کی کیا پرواہ کیجا سکتی ہے۔ اس قدوس نام کا شکر ہو کہ اُس کے نام کی بدولت یہ درجہ نصیب ہوا۔ شکر ہے کہ یہ آگ ہے اور آگ لگے بغیر نہیں رہتی۔ عشق آگ ہے اور سوائے محبوب کے سب کچھ جلا دیتی ہے۔

دلا بسوز کہ سوز تو کارہا بکند
دعائے نیم شب دفع صد بلا بکند

میں نے جو مضمون کنونشن پر لکھا کسی بھائی نے مجبور کیا اور اُس نے عشا ربانی کا تذکرہ کیا سو میں نے لکھ دیا۔ مگر اس سارے مضمون میں سے پادری رائے صاحب کو ٹھوٹھیاں (پیالیاں) ایسی بھلی لگیں۔ کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر انہیں کو میرے سر دے مارا۔ پیارے پادری صاحب آپ میرے عزیز ہیں مگر مذہب کے غلام ہیں۔ حق سے دور ہیں۔ میرے مضمون میں پیالیوں پر کوئی اعتراض نہیں۔ خواہ وہ سونے کی ہوں یا مٹی کی۔ جب وہ مٹی کے باسنوں میں روح القدس بھرتا ہے تو رفاقت کی مے کیوں نہ بھری جاوے۔ یہ سادگی تو عین عشق ہے۔ کیونکہ عشق بناوٹ نہیں ڈھونڈھتا۔ مذہب پڑتا ہے حرف مارتا ہے۔ روح جلاتی ہے۔ لیکن آپ کو علم کا فخر ہے۔ آپ یونانی جانتے ہیں۔ آپ یونانی کے معنی اُلٹ میں تمیز کر سکتے ہیں۔ آپ تمام مترجمین کی آنکھ میں دھول ڈال سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو یونانی کا علم ہے۔ میں ان علموں سے محض نابلد ہوں۔ میں تو یہ جانتا ہوں۔

کعبا کب تے گرسنگر انہ تو بہ ترک صوابوں
نہ جا گرجہ نہ کر سجدہ تیری چھٹے جان عذابوں
اپنے آپ کو گھا جاؤ اور نیکی دنیا کے خیال کو ترک کر دو گرجا اور مسجد کا خیال چھوڑ دو کہ یہ بھی عذاب ہے۔

نہ پڑھ علم مت کا فرسن دیکھے من جاہوں
واعظ میاں چل لوتے چلئے جیتھے مسیر نہ جیساہوں

علم کا فخر چھوڑ دے علم پھولاتا ہے اور اُس سے دیکھے ملتے ہیں۔ جیسے شیطان کو۔ چل واعظ میاں سے کسی ایسی جگہ جہاں مئے وصال پیتے سے کوئی منع نہ کرے (یہ خیالات اگر رسول پولوس کے خیال کہ علم مغرور کرتا ہے مگر محبت خاکساری سکھاتی ہے۔ اور غزل الغزلات کے مضامین ذہن میں لائے جاویں تب سمجھ میں آسکتا ہے۔ اور عشا ربانی کا پتہ لگ سکتا ہے۔

میرے پیارے پادری صاحب کو مجح کا ان نیچرل طریقہ پسند نہیں ہیں نے کب آپ کو اس طریقہ کی دعوت دی۔ واہ پادری صاحب میرے واسطے پرسبٹیرین طریقہ اپسکوپلین رسم یکساں ہے۔ اُس میں کوئی بحث نہیں۔ میری اپنی رائے یہ ہے کہ پرسبٹیرین سادہ طریقہ سب سے بہتر ہے۔ بحث تو آپ کے جھوٹن پر ہے۔ یہ سب آپ لوگوں کی ساخت اور ایجاد ہے۔ یہ سب ناکہ بندیوں کی کرتوتیں ہیں۔ غزل ۵: ۷ بھئی ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ ہمارا تو یہ ایمان ہے۔

مئے خور کہ شیخ و حافظ و مفتی و محتسب
چوں نیک بنگری ہمہ تزویر مے کنند

مذہب اور دین ریت رسموں سے واسطہ رکھتے ہیں عشق کو اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ خدا عشق ہے۔ اور خدا کے عشق کا ظہور یسوع ہے۔ یسوع نے کوئی ریت و رسم مقرر نہیں کی تبسمہ ہے عشق کی آگ۔ عشا ربانی ہے مئے وصال۔ مگر آپ صاحبان نے جو مذہب کے بندے ہو ان پاک رموز کو بھی رسموں میں داخل کر کے ایسی رسم بنائی کہ اس میں اپنی بیہودہ چھوت چھات کو شامل کر کے جھوٹن کا جھوٹا خیال پیدا کر لیا۔ عشق کے اندھ جس کا خواب و خیال بھی نہیں۔ آہ میں آپ کو کیا بتاؤں کہ کیسی رمز ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ جن کے دل میں جھوٹن کا گندہ خیال ہے وہ اس کو کیا سمجھینگے۔

گو گنہ رمز عشق مگوئید و مشنوید مشکل حکایتے ست کہ تقریر مے کنند

جناب اپنے جھوٹن کے ثبوت میں اپنی کتاب سمپولٹنے کو پیش کرتے ہیں۔ آپ کی عنایت ہے۔ مہربانی سے وہ آپ اپنے شاگردان علم الٰہی کو پڑھایئے اُن کو سکھایئے۔ وہ آپ کی واہ واہ کینگے۔ کاشکہ آپ کلام کی کوئی سند پیش کرتے۔ بندہ وہ عشق ایسی کتابوں سے مستغنی ہے۔ سوائے کلام کے مجھ پر کوئی اور سند اثر نہیں کرتی۔ مجھے بحث منظور نہیں۔ عشق کو جھگڑوں سے واسطہ نہیں۔ آپ لوگ جھگڑیں میچ والے مریں گلیں۔ میں تو ایک بات جانتا ہوں۔ خداوند نے ایک پیالہ دیا کہ اس سے پیو۔ میرے واسطے اور دیں کی ضرورت نہیں۔ رسول بھی پیالیوں یا ٹھوٹھیوں کا ذکر نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے خداوند کا پیالہ جو کوئی نامناسب طور سے پیوے گا کھاوے۔ یا خداوند کا پیالہ پیوے۔ یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے۔ یہ پیالہ پیتے ہو۔ آفرنٹ باب ۱۱ کلام کے آگے آپ کا سمپرولائے یا کسی فریق کا جھوٹا گند وہ جھوٹن کا خیال کیا حقیقت رکھتا ہے۔ آپ پر کیا موقوف سب جو اس خیال سے باہر جاتے ہیں وہ جو بڑے پنچھی ہیں۔

یسوع خداوند مگر آپ سے پوچھ کر دنیا میں آتا تو ضرور ہندوستان میں آتا اور برہمنوں کے گھر جنم لیتا۔ یہی فریسی پن خداوند کے زمانہ میں بھی تھا۔ کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے۔ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں۔ آپ اپنے خیالات کو خداوند کے زمانہ کے فریسیوں کے خیالات سے تطبیق کر لیں۔ یہ محصول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کھاتا ہے۔ وہ بھی خداوند پر چھوت پنچھی ہونے کا الزام لگاتے تھے۔ اگر آج آپ نے عاشقان مسیح پر یہ الزام لگا دیا تو واہ واہ۔ ہم بھی آشنا و صفا کہتے ہیں۔

جتنے فساد کلیسیاؤں میں پڑتے رہتے ہیں یہ سب پادریت کی بدولت ہیں۔ ہم تو ہیں ہی گنہگار۔ مگر شکر ہے کہ دوست کے دروازے پر پڑے ہیں۔ ہیں تو اس قابل بھی نہیں کہ اُس کے غلاموں کے غلاموں کا جھوٹن کھاؤں۔ یہ جو کچھ ہے اُس کی محبت کا ظہور ہے۔ اور اُس کی رحمت ہے۔

ہر چند غرق بحر گناہم ز شش جہت۔
تا آشنائے عشق شدم ز اہل رحمم

خاکپائے غلامان یسوع۔ واعظ

بادشاہ کی آمد

گزشتہ سے پیوستہ۔

بارھواں باب

اس وقت سے ہربرٹ اپنے گھر سے رخصت ہو کر کبھی واپس نہیں آئے۔ برس دن گذر چکے ہیں۔ تب سے راجکاری نے اپنی ڈاکٹرنی کے مکان میں گھر پایا اور اس قدر سبھوں کی مددگار ہو گئی کہ کوئی اُسے چھوڑ دینے کو منظور نہ کرتی۔ آج اتوار ہے اور ایک خاص دن۔ کیونکہ یہ تاریخ ولایت میں مقرر ہوئی کہ سب مسیحی جو خداوند یسوع کی آمد کے آرزومند ہیں۔ کیا جماعت میں کیا گھر یا خفیہ اسی روز اس سے درخواست کریں کہ اے خداوند یسوع اس مضمون پر ایک خط عام تمام دنیا میں جاری کیا کہ سب جو دنیا میں تعلق رکھتے ہیں۔ اس مبارک کام میں شامل ہوں۔

کمودنی اور اس کی ساتھیں اس خط کو پڑھتے ہی نہایت محظوظ ہوگئیں۔ اور مریاں نے کہا کہ یہ البتہ مناسب ہے کہ یہ جانکر کہ خداوند نے ہم کو خبر دی کہ میں جلد آنے والا ہوں ہم اسکو جواب بھیجیں کہ اے خداوند یسوع آ اور یوں ظاہر کریں کہ ہم اُس کی آمد کے مشتاق ہیں۔

کمودنی نے بھی کہا کاش کہ بہتیرے اس دعا میں شامل ہوں تاکہ خداوند کو روشن ہو کہ اس کے دنیا میں پیار کرنے والے کم نہیں ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ عالمگیر پرجوش دعوت اُس کو ملے نہیں تو کیونکر اُس کو پانے کے قابل ہونگے۔ گرجے میں یہی مضمون حاضرین کے آگے پیش کیا گیا۔ اور بہتیروں نے دل سے یہ التماس کی۔ اے خداوند یسوع یہ بات سننے سے کہ آج کے دن تمام دنیا میں یہی درخواست کی جاتی ہے۔ بڑی اضطرابی اور پرجوش پیدا ہوئے پادری صاحب نے ذیل کی آیات پر وعظ سنایا۔ دیکھ میں جلد آنیوالا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کیلئے اجر میرے پاس ہے مکاشفہ ۲۲: ۱۲ اور اسکی دلسوز اثر پذیر باتوں سے اسبات کی حقیقت خوب ہولوں پر نقش ہوئی اور وہ از سر نو سمجھنے لگے۔ کہ درحقیقت خداوند آنیوالا ہے۔ اور اپنے ہاتھوں اجر لے آئیگا تو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاشکہ میں اس مبارک ہاتھ سے اجر پانیکے لائق ٹھہروں۔

اس رات کو خیریں نے اپنی والدہ سے پوچھا۔ "اماں جان کیا آج رات کو خداوند یسوع آئیگا؟"

مریاں نے سوال کیا "کیوں بیٹی؟"

تب خیریں نے کہا "ہم نے اُس کی دعوت کی اور اُس کو معلوم ہو گیا کہ ہم اُس کی آمد کی مشتاق ہیں۔ تو کیوں نہ آئے۔"

مریم نے کمودنی کو اشارہ کیا کہ وہ جواب دے اور اُس نے کہا "بیٹی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر ہم خداوند کی آمد کی مشتاق ہیں وہ اور بھی زیادہ ہم سے ملنے کا آرزومند ہے۔ اور اگر وہ فوراً نہ آئے تو کوئی نکرکی رہ گئے کی بات ہے۔ اور ہمیں دعا مانگنے میں مشغول رہنا چاہئے کہ وہ روک جلد دور کیجائے۔"

تب راجکاری جو خاموش بیٹھی تھی بول اُٹھی "شاید وہ صبر کرتا ہے تاکہ وہ جواب تک تیار نہیں ہیں تیار ہو جائیں۔"

کمودنی "تو ہم پر فرض ہے کہ ہم اوروں کو خداوند کی آمد کی خبر سنانے میں مشغول رہیں تاکہ وہ بھی تیار ہو جائیں۔"

مریم۔ "وہ بھی آمادہ ہے تو نہیں تو وہ کیونکر ہمیں دفاداد خادمہ کہہ سکیگا"۔ تمام شد

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی گھیگے کی دوا

گھیگا سخت اور بہت بڑا یا نہیت دنوں کا ہو جانے سے آرام نہیں ہوتا۔ مگر تھوڑے دن کا ورم رہتے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے ڈاکٹر برمن کی دوا لگانے سے گھیگے کو آرام ہو جاتا ہے دوائی کیتنی مدد ایک ماہ تک کرنا چاہئے اس میں خرچ بھی بہت کم ہے دوا ایک کھانیکی اور لگانیکی ملتی ہے جو کہ ہفتہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔ قیمت کھانے کی دوا ۱۲ لگانے کی دوا ۱۸ محصولڈاک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

حالات جاپان اُردو	۲روپے۸ر
شریف بیبیاں	۲روپے۹ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲روپے ۹ر گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	عہر
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۲ر
دوسوال زنانہ تعلیم کاروازروئے فلاسفی)	۳ر
سورج پرکاش	۴روپے ۶ر مجلد ۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۹ر
ملکہ روت کا احوال "	۹ر
موسیٰ کا احوال "	۲ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی
ویدوں کی دیوتاپرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶پائی
پرستش حیوانات	۳پائی
تیرتھ	۶پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۳روپے۹ر
دولت لازوال اُردو	۳ر ۵ر ۸ر
رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی
صفائی کی ضرورت	۳پائی
عزت بیمثال اُردو	۳ر ۵ر ۸ر
رومن اُردو	۸ر
دعوتِ اسلام	۶پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
بے گناہ نبی	۳پائی
فارقلیط	۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
حضرت محمد	۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
اسماء الٰہی	۳پائی
خدا کے دس حکم	۳پائی
مسیح کے حق میں پشینگوئیاں	۳پائی
مسیح یا محمد	۳پائی
نماز	۳پائی
قرآن	۳پائی
یسوع مسیح	۳پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
سورہ فاتحہ	۳پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
خدا ہمارا باپ	۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳پائی
انصاف کا دن	۳پائی
سچا اسلام	۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۲ر
لفظ دیوکی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۱ر

پتہ۔ کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی*

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہلِ شہر سے بغیر محصولڈاک ۔۔۔۔۔۔ عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۔۔۔۔۔۔ عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔۔۔۔۔۔ ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔۔۔۔۔۔۔ ہے

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	ہے عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	۱م

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خطوکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ موجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک ہیں قیمت ۴ر +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چار و نمبر دسمبر ۱۹۱۲ء ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم۔ ویری۔ ڈی ڈی۔ آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۲۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۵ہزار روپیہ چندہ اِس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اِس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس دار دو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۲ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرولل وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے عہ کرونل لعہ +

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پادری جے۔ ڈی بیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام موالی بردر چھپا۔